اربعینِ بخاری



مرتبہ۔ محمد انجم سعید قادری

اربعین بخاری

مسلک حق اہلسنت و جماعت کی حقانیت پر

بخاری شریف سے چالیس احادیث

مرتبہ:

محمد انجم سعید قادری

نام کتاب	اربعین بخاری
مرتبہ	محمد انجم سعید قادری
خصوصی شفقت و رہنمائی	مفتی غلام حسن قادری مدظلہ العالی
	دار العلوم حزب الاحناف لاہور۔
تعداد	چار ہزار
صفحات	۳۲
کمپوزنگ	محمد ساجد غنی
اشاعت	دسمبر ۲۰۰۲ء
ناشر	غزالی پبلیکیشنز
	۱۱۔ عزیز مارکیٹ، ۱۷۔ اردو بازار لاہور
	فون: 042.7322293
	اتحاد مارکیٹ بھوانہ بازار فیصل آباد
	فون: 041.636746
ہدیہ	

فہرست مضامین		صفحہ نمبر
۱	سبب تالیف	۱
۲	ابتدائیہ	۲
۳	حضور ﷺ کی مثل کوئی نہیں۔	۵
۴	نماز کے دوران بھی حضور ﷺ کی تعظیم فرض ہے۔	۵
۵	اللہ تعالیٰ کے رزق کو حضور ﷺ تقسیم فرماتے ہیں۔	۸
۶	اللہ رب العزت نے اپنے محبوب ﷺ کو کائنات کی ہر شے کا علم عطا فرمایا۔	۹
۷	حضور ﷺ زمین پر تشریف فرماتے ہوئے سات آسمان کے اوپر جنت کو دیکھ سکتے ہیں اور اس کا خوشہ بھی پکڑ سکتے ہیں۔	۱۰
۸	حضور ﷺ نے کائنات کی ہر شے کو دیکھ لیا حتیٰ کہ جنت کو (جو کہ سات آسمان کے اوپر ہے) اور جہنم کو بھی (جو کہ سات زمینوں کے نیچے ہے۔	۱۰
۹	شفاعت کا ثبوت۔	۱۱
۱۰	حضور ﷺ عطا فرماتے ہیں۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ کو حافظہ عطا فرمایا)۔	۱۲
۱۱	حضور ﷺ پیٹھ پیچھے بھی دیکھتے ہیں۔	۱۲
۱۲	حضور ﷺ کے اختیارات۔ (روزے کا کفارہ معاف فرمادیا)۔	۱۳
۱۳	حضرت علی رضی اللہ عنہٗ کو دوسری شادی کی اجازت نہ دی۔	۱۴
۱۴	حضور ﷺ نے مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا۔	۱۴
۱۵	زمین اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی ہے۔	۱۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

سبب تالیف

وَعَنۡ اَبِي الدَّرۡدَآء قَالَ سُئِلَ رَسُوۡلُ اللّٰہ ﷺ ما حَدُّ الۡعلم الَّذِیۡ اِذَا بلغه الرَّجُل كَانَ فقيها فقال رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ مَنۡ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیۡ اَرۡبَعِیۡنَ حَدِیۡثًا فِیۡ اَمۡرِ دِیۡنِهَا بعثهُ اللّٰہُ فَقِیۡهًا وَّ كُنۡتُ لَہٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ شَافِعًا وَّ شَهِیۡدًا

رواہ البیہقی فی شعب الایمان مشکوۃ شریف مترجم کتاب العلم جلد اول ص ۷۰

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اس علم کی حد کیا ہے جہاں انسان پہنچے تو عالم ہو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو میری امت پر چالیس ۴۰ احکام دین کی حدیثیں حفظ کرے اسے اللہ تعالیٰ فقیہ اٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اسکا شفیع و گواہ ہونگا۔

شرح: اس حدیث کے بہت پہلو ہیں، چالیس حدیثیں یاد کر کے مسلمانوں کو سنانا، چھاپ کران میں تقسیم کرنا، ترجمہ یا شرح کر کے لوگوں کو سمجھانا، راویوں سے سن کر کتابی شکل میں جمع کرنا سب ہی اس میں داخل ہیں۔

مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح جلد اول ص ۲۲۱

ابتدائیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا O صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ

امام غزالی رحمۃُ اللّٰہ علیہ نے مکاشفۃ القلوب میں نقل فرمایا ایک روز حضرت جبرائیل علیہ الصلوۃ و السلام، رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے آسمان پر چارپائی پر ایک فرشتہ دیکھا کہ اس کے اردگرد ستر ہزار فرشتے قطار باندھے اس کی خدمت میں ہیں اور اس فرشتے کے ہر سانس سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے۔ اب میں نے اس فرشتے کو کوہ کاف میں دیکھا اس کے پر ٹوٹے ہوئے ہیں اور وہ رو رہا ہے۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو کہا کہ کیا تم میری سفارش کرو گے؟ میں نے پوچھا کہ تمھارا جرم کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میں معراج کی رات کو (حسب معمول) چارپائی پر تھا۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ میرے پاس سے گزرے میں ان کی خاطر نہ اٹھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے (حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی تعظیم کی خاطر نہ اٹھنے کی) یہ سزا دی اور مجھے یہاں ڈال دیا جہاں تم دیکھ رہے ہو۔ حضرت جبرائیلؑ عرض کرتے ہیں کہ پھر میں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے زاری کی اور اس کی سفارش کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرائیل اس سے کہو کہ یہ تب ہوگا (یعنی تمھیں معاف کیا اور اپنے اسی مقام پر تب فائز کیا جائے گا) جب کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود شریف پڑھو۔ اس فرشتے نے آپ ﷺ پر درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا اور اس کے پر اگا دیئے۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ عَلٰی آلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

مکاشفۃ القلوب • مترجم ص ۱۶۱۔۱۶۲

معزز قارئین! سورۃ النساء کی آیت ۶۵ تحریر کرنے کی سعادت حاصل کی اللہ رب العزۃ ارشاد فرماتا ہے ”اے محبوب تمھارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہونگے ۱ جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمھیں حاکم نہ بنائیں ۲ پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں ۳ اور جی سے مان لیں“۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللّٰہ علیہ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ ۱ یعنی ایسوں کو اصل ایمان ہی

نصیب نہ ہوگا۔ آیت میں ایمان کی نفی ہے نہ کہ کمالِ ایمان کی۔ مومن اگر چہ گناہ کرے مگر وہ حضور ﷺ کے فیصلے کو ناحق نہیں سمجھتا، اپنے کو ناحق ظالم اور گنہگار جانتا ہے لہٰذا ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ جو کلمہ پڑھنے کے باوجود اسلامی احکام میں نقص نکالے اور عیسائی مشرکوں کے قانون کو اچھا جانے وہ اسلام سے خارج اور اس آیت کے حکم میں داخل ہے۔ ۲ اس آیت سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ خدا کے سوا کوئی حاکم بنانا جائز ہے خصوصاً حضور ﷺ کو نائب جناب کبریاء ہیں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو حاکم ماننا رب ہی کو حاکم ماننا ہے لہٰذا یہ آیت **ان الحکم الا للہ** کے خلاف نہیں کیونکہ وہاں تکوینی احکام یا حقیقی حکم مراد ہے دوسرے یہ کہ اب حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے پردہ فرمانے کے بعد علماء دین کو حاکم ماننا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ہی حاکم ماننا ہے کیونکہ یہ حضرات حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے نوکر چاکر اور اس آستانے کے کارندے ہیں۔ تیسرے یہ کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے احکام زبان سے قبول کر لینا اور دل سے ان پر راضی نہ ہونا کفار کا طریقہ ہے۔ ۳ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے سارے فیصلے ہمارے لئے برحق واجب العمل ہیں۔ دوسرے یہ کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے فیصلے پر زبانِ اعتراض دراز کرنا یا نہ ماننا کفر وارتداد ہے تیسرے یہ کہ اگر کوئی مجبوراً حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا فیصلہ مان تو لے مگر دل سے راضی نہ ہو وہ بھی کافر ہے چوتھے یہ کہ مطلق امر وجوب کے لئے ہوتا ہے۔

تفسیر نور العرفان ص ۱۳۹

آیت مبارکہ اور اس کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ہر فیصلے کو مان لینا ضروری ہے اور آپ کے حکم کا خلاف جائز نہیں۔ موجودہ دور میں آپ حضرات نے دیکھا ہوگا کہ کچھ مخصوص لوگوں کا طبقہ ہے جو کہ اہل سنت و جماعت کے خلاف زبانِ طعن دراز کرتے ہیں اور شریعت میں جو احکام موجود ہیں ان سے روکتے ہیں اور ان اچھے اعمال کو بدعت و شرک قرار دیتے ہیں اور ان اچھے کاموں پر عمل کرنے والے مسلمانوں کو بدعتی و مشرک گردانتے ہیں مثلاً ان لوگوں کا کہنا ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام ہماری مثل ہیں۔ دورانِ نماز حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف توجہ شرک کی طرف لے جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کچھ نہیں دے سکتے پس ان سے نہ مانگیں۔ نبی کریم ﷺ کو بہت سی باتوں کا نہیں پتہ۔ آپ ﷺ کو علم غیب نہیں دیا گیا۔ کوئی کسی کی شفاعت نہیں کرے گا۔ نبی کریم ﷺ کو کسی شے کا اختیار نہیں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ختمِ نبوت کا انکار کرتے ہیں۔ نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کو منع کرتے ہیں۔ قبروں پر پھول ڈالنے کو بدعت کہتے ہیں اور کہتے ہیں کوئی بدعت حسنہ نہیں ہوتی میت کی سماعت، بصارت اور کلام کرنے کا انکار کرتے ہیں۔ کسی کے وصال کے بعد اسے ''یا''

کہہ کر پکارنے کو شرک کہتے ہیں۔ اہل سنت و جماعت کو مشرک کہتے ہیں۔ دن مقرر کرنے کو بدعت کہتے ہیں۔ وسیلے کے منکر ہیں اور اسے شرک کہتے ہیں۔ اولیاء اللہ کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ولادت کی خوشی کو ناجائز بتاتے ہیں۔ خلافتِ راشدہ کا انکار کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بلا فصل نہیں مانتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کر کے اپنی خارجیت کا ثبوت دیتے ہیں۔ کفار کے خلاف نازل ہونے والی آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں۔ ایصال ثواب کا انکار کرتے ہیں حالانکہ قل، تیجہ، ساتہ، چہلم، عرس، برسی اور گیارہویں شریف وغیرہ تمام ایصالِ ثواب ہی کے مختلف نام ہیں اور ایصال ثواب ازروئے شرع جائز ہے۔

ان تمام باتوں پر طرہ یہ کہ ایسی باتیں کر کے وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم دین کی اعلیٰ درجہ کی خدمت کر رہے ہیں حالانکہ ان کی باتیں امت مصطفٰے ﷺ میں افتراق و انتشار کا باعث بنتی ہیں اور پھر یہ کہ ان تمام امور خیر (جن سے یہ لوگ منع کرتے ہیں) کا ثبوت قرآنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ میں موجود ہے۔ پس بخاری شریف سے ۴۲ موضوعات پر چالیس احادیث اکٹھی کی گئیں۔ اور اس عمل کا مقصد صرف اور صرف اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی رضا ہے کہ شاید ان حقائق کو پڑھ کر گمراہوں کو میرا رب عزوجل ہدایت نصیب فرمائے اور ایمان والوں کے ایمان کو اور زیادہ مضبوط فرمائے۔ ایک طرف تو میرے رب عزوجل کے مقرر کردہ حاکمِ کل حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا حکم اور فیصلہ موجود ہے اور دوسری طرف اپنے آپ کو سب سے بڑا مسلمان کہنے والوں کی باتیں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے قول و فعل کے خلاف ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے غلام اپنے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم و فیصلے کو مانتے ہیں یا چند ڈالر اور ریال کی خاطر اپنے دین و ایمان کو بیچنے والے مولویوں کی بات کو مانتے ہیں۔ ورق الٹیئے اور احادیثِ مبارکہ کو پڑھ کر حق و باطل میں فرق کیجیئے۔ اے اللہ عزوجل اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صدقہ ہمیں دین حق پر ہی زندہ رکھ اور دین حق پر ہی موت عطا فرما۔

آمین بجاہِ النبی الامین

انجم سعید

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی مثل کوئی نہیں۔

حدیث ۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ" مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِنَّکَ تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَ اَیُّکُمْ مِثْلِیْ

بخاری شریف مترجم مطبوعہ فرید بک سٹال اردو بازار لاہور جلد اول کتاب الصیام باب ۱۲۳۱ ص ۷۴۵، اسی کی مثل باب ۱۲۳۰ الوصال۔ وصال کے روزے بخاری شریف مترجم جلد اول ص ۷۴۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ بھی تو وصال کے روزے رکھتے ہیں فرمایا تم میں سے میری مثل کون ہے۔

نماز کے دوران بھی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی تعظیم فرض ہے۔

حدیث ۲ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ابْنِ مُعَلّٰی قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ فَدَعَانِی النَّبِیُّ ﷺ فَلَمْ اُجِبْهُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ کُنْتُ اُصَلِّیْ قَالَ اَلَمْ یَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ

حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو نبی کریم ﷺ نے مجھے پکارا میں نے جواب نہ دیا (نماز کے بعد عرض کی) یارسول اللہ ﷺ میں نماز پڑھ رہا تھا فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ جب اللہ اور اسکا رسول تمھیں بلائیں تو حاضر ہو جایا کرو۔ بخاری مترجم باب ۱ فضل فاتحۃ الکتاب ج سوم ص ۳۲

حدیث ۳ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ بَنِیْ عَمْرِوبْنِ عَوْفٍ بِقُبَاءَ کَانَ بَیْنَهُمْ شَیْءٌ فَخَرَجَ یُصْلِحُ بَیْنَهُمْ فِیْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَحُبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ بِلَالٌ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْحُبِسَ وَ قَدْ حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَکَ اَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَاَقَامَ بِلَالٌ ن الصَّلٰوةَ وَ تَقَدَّمَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَکَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَمْشِیْ فِی الصُّفُوْفِ یَشُقُّهَا شَقًّا حَتّٰی قَامَ فِی الصَّفِ فَاَخَذَالنَّاسُ فِی التَّصْفِیْحِ قَالَ سَهْلُ التَّصْفِیْحُ هُوَ التَّصْفِیْقُ قَالَ وَکَانَ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا یَلْتَفِتُ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلَمَّا اَکْثَرَالنَّاسُ اَلْتَفَتَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَشَارَ اِلَیْهِ یَأْمُرُهٗ اَنْ یُّصَلِّیَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَدَهٗ فَحَمِدَاللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰی وَرَآءَهٗ حَتّٰی قَامَ فِی الصَّفِّ وَ تَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰی لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ یَاۤ اَیُّهَاالنَّاسُ مَالَکُمْ حِیْنَ نَابَکُمْ شَیْءٌ فِی الصَّلٰوةِ اَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِیْحِ اِنَّمَآ التَّصْفِیْحُ لِلنِّسَآءِ مَنْ نَابَهٗ شَیْءٌ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلْیَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ ثُمَّ اَلْتَفَتَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَّا مَنَعَکَ اَنْ تُصَلِّیَ لِلنَّاسِ حِیْنَ اَشَرْتُ اِلَیْکَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ مَا کَانَ یَنْبَغِیْ لِاِبْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ اَنْ یُصَلِّیَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بخاری مترجم جلد اول ابواب التہجد باب ۷۷۲ ص ۵۰۴۔۵۰۵ نماز میں کوئی ضرورت پیش آئے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھانا۔ بخاری جلد اول کتاب الاذان باب ۴۳۹ ص ۳۳۸ جولوگوں کی امامت کرنے لگے کہ پہلا امام آجائے تو یہ ہٹے یا نہ ہٹے

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچی کہ قباء والے بنی عمرو بن عوف کے درمیان کچھ رنجش ہے۔ آپ اپنے ان اصحاب میں صلح کروانے کے لیے تشریف لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ رکے رہے اور نماز کا وقت ہوگیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابوبکرؓ رسول اللہ ﷺ کو رکنا پڑا اور نماز کا

وقت ہو گیا تو کیا آپ لوگوں کی امامت کریں گے تو فرمایا ہاں اگر تم چاہتے ہو۔ پس حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کی اقامت کہی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور تکبیر کہی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور چلتے اور صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے تالی بجائی۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا اَلتَّصْفِيحُ وہی تالی بجانا ہے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز میں ادھر اُدھر متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ جب زیادہ تالیاں بجائیں تو متوجہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے اشارے سے حکم فرمایا کہ نماز پڑھاتے رہو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور الٹے پاؤں پیچھے ہٹے یہاں تک کہ صف میں کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے تو لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں کوئی بات پیش آ جائے تو تالیاں بجانے لگتے ہو۔ تالی بجانا عورتوں کے لئے ہے اور جس کو نماز میں کوئی بات پیش آئے اسے سبحان اللہ کہنا چاہیئے۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے ابو بکر جب میں نے تمھاری طرف اشارہ کیا تو تمھیں کس چیز نے روکا کہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہتے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے کہ ابن ابو قحافہ کے لیے مناسب نہیں تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

حدیث ۴ قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِي اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ اَنَّ لِلْمُسْلِمِينَ بَيْنَا هُمْ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ اَبُوْبَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّي بِهِمْ فَفَجَاءَ هُمُ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَ هُمْ صُفُوْفٌ" فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَنَكَصَ اَبُوْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُرِيْدُ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يَّفْتَتِنُوْا فِيْ صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاَوْهُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَنْ اَتِمُّوْا ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَاَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ.

زہری نے کہا کہ ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ پیر کے روز جب مسلمان نماز فجر میں تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھارہے تھے تو نبی کریم ﷺ ان کے سامنے ہوئے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کا پردہ ہٹا دیا۔ آپ نے انہیں صف بستہ دیکھ کر تبسم ریزی فرمائی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا یہ سمجھتے ہوئے کہ شاید رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے تشریف لانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے اپنی نماز توڑنے کا ارادہ کیا خوش ہو کر انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ پوری کر لو پھر حجرے میں داخل ہو گئے، پردہ گرا دیا اور اسی روز وفات پائی۔

بخاری جلد اول ابواب التہجد باب ۷۶۲ مترجم ص ۵۰۰

رب تعالیٰ کے رزق کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تقسیم فرماتے ہیں۔

حدیث ۵ قَالَ حُمَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيْبًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِی الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ" وَ اللّٰهُ يُعْطِیْ وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰی اَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی يَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ

بخاری جلد اول کتاب العلم باب ۵۵ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِی الدِّيْنِ. مترجم ص ۱۳۷۔

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا فرمارہے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی فقہ (سوجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور یہ امت (اہلسنت و جماعت) ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی اور ان کے مخالف قیامت تک انہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

اللہ رب العزۃ نے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم غیب عطا فرمایا بلکہ کائنات کی ہر شے کا علم عطا فرمایا۔

حدیث ٦ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قال سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ عَنْ اَشْیَاءَ کَرِھَھَا فلما اُکْثِرَ عَلَیْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ "مَنْ اَبِیْ" قال اَبُوْکَ حُذَافَةُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْکَ سَالِمٌ" مَوْلٰی شَیْبَةَ فَلَمَّا رَاٰی عُمَرُ مَا فِیْ وَجْهِهٖ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

بخاری جلد اول کتاب العلم باب ۷۰ ص ۱۴۷

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ سے ایسے سوالات کئے گئے جو ناپسند تھے جب زیادہ سوالات کئے تو آپ ناراض ہوگئے پھر لوگوں سے فرمایا جو چاہو مجھ سے پوچھ لو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا میرا باپ کون ہے فرمایا تمھارا باپ حذافہ ہے۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوکر عرض گزار ہوا یارسول اللہ (ﷺ) میرا باپ کون ہے فرمایا تمھارا باپ سالم مولیٰ شیبہ ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرہ انور کی حالت دیکھی تو عرض گزار ہوئے یارسول اللہ (ﷺ) ہم اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرتے ہیں۔

باب ۳۶۱ ص ۲۹۶ کی حدیث مبارکہ میں ہے

ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّسْئَلَ عَنْ شَیْءٍ فَلْیَسْئَلْ فَلَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُکُمْ مَا دُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا۔

پھر فرمایا جو کسی چیز کے متعلق مجھ سے پوچھنا چاہتا ہو تو پوچھ لے اور تم مجھ سے جس چیز کے متعلق بھی پوچھو گے میں تمھیں اسی جگہ پر بتا دوں گا۔

زمین پر تشریف فرماتے ہوئے سات آسمان کے اوپر جنت کو دیکھ بھی سکتے ہیں اور اسکا خوشہ بھی پکڑ سکتے ہیں۔

حدیث ٦ عَنْ عَبدِاللّٰہِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسفَتِ الشَّمسُ عَلٰی عَھدِ النَّبِیِّ ﷺ فَصَلّٰی قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَ اِیَّا کَ تَنا وَلتَ شَیْئًا فِی مَقَامِکَ ثُمَّ رَایْنکَ تَکَعْکَعتَ فَقَالَ اِنِی رَایتُ الْجَنَّۃَ فَتَنَاوَلتُ مِنھا عُنقُودًا وَلَو اَخَذتُہُ لَا کَلتُم مِنہُ مَا بَقِیتِ الدُّنیا.

بخاری جلد اول کتاب الاذان باب ٤٨٢ رَفعُ الْبَصَرِ اِلَی الاِ مَامِ فِی الصَّلٰوۃِ. نماز میں امام کی طرف نگاہیں اٹھانا ص ٣٥٩

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو آپ نے نماز پڑھی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ (ﷺ) آپ نے اپنی جگہ پر کوئی چیز پکڑی تھی۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹے۔ فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تو اس میں سے ایک خوشہ پکڑنے لگا تھا اور اگر میں اسے لے لیتا تو تم اس میں سے رہتی دنیا تک کھاتے رہتے۔

کائنات کی ہر شے کو دیکھ لیا حتی کہ جنت کو بھی (جو کہ سات آسمانوں کے اوپر ہے) اور دوزخ کو بھی (جو کہ سات زمینوں کے نیچے ہے)۔

حدیث ٨ فَحَمِدَاللّٰہَ النَّبِیُّ ﷺ وَاَثْنٰی عَلَیہِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ لَّمْ اَکُنْ اُرِیْتُہٗ اِلَّا رَاَیْتُہٗ فِی مَقَامِ ھٰذا حَتّٰی الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ.

بخاری جلد اول کتاب العلم باب ٦٦ ص ١٤٣

پس نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے دکھائی نہیں گئی تھی لیکن وہ میں نے اس جگہ دیکھ لی یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی۔

شفاعت کا ثبوت

حدیث ۹ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِکَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ ظَنَنْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَنْ لَّا یَسْاَلُنِیْ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَحَدٌ اَوَّلَ مِنْکَ لِمَا رَاَیْتُ مِنْ حِرْصِکَ عَلَی الْحَدِیْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ.

بخاری جلد اول کتاب العلم باب ۷۵ اَلْحِرْصِ عَلَی الْحَدِیْثِ ص ۱۴۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) قیامت کے روز آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ میرا بھی یہی خیال تھا کہ اس چیز کے بارے میں تم سے پہلے کوئی مجھ سے سوال نہیں کرے گا۔ کیونکہ میں نے حدیث میں تمہارا ذوق وشوق دیکھا ہے۔ قیامت کے روز میری شفاعت کا مستحق وہ ہوگا جس نے دل و جان کی گہرائی سے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا۔

حدیث ۱۰ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ الْفَقِیْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا جَابِرُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَّمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ وَّجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّ طَهُوْرًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَدْرَکَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْیُصَلِّ وَ اُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ وَ کَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ خَآصَّةً وَّ بُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَآمَّةً. بخاری جلد اول کتاب التیمم باب ۲۳۳ ص ۲۲۶

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ایک ماہ کی مسافت تک میری رعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے، میرے لئے زمین کو مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا گیا ہے کہ میری امت کا کوئی شخص جہاں بھی نماز کا وقت پائے تو نماز پڑھ لے اور میرے لئے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا ہے جبکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے بھی حلال نہیں کیا گیا اور مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی اور ہر نبی کو خاص اس کی

قوم کے لئے مبعوث کیا جاتا تھا جبکہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے۔

حدیث ۱۱ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَآءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ.

بخاری جلد اول کتاب الاذان باب ۳۹۹ اَلدُّعَآءِ عِنْدَ النِّدَآءِ اذان کے بعد کی دعا۔ ص ۳۱۸۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اذان سن کر یہ دعا کرے اے اللہ اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب محمد (ﷺ) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر فائز فرما (جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا) تو اس کے لئے قیامت کے روز میری شفاعت حلال ہوگئی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عطا فرماتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حافظہ عطا فرمایا۔

حدیث ۱۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَسْمَعُ مِنْکَ حَدِیْثًا کَثِیْرًا اَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَآءَکَ فَبَسَطْتُهٗ فَغَرَفَ بِیَدَیْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّ فَضَمَمْتُهٗ فَمَا نَسِیْتُ شَیْئًا.

بخاری جلد اول کتاب العلم باب ۸۴ حِفْظِ الْعِلْمِ۔ ص ۱۵۵۔ ۱۵۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ (ﷺ) میں آپ کے بکثرت ارشادات سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں۔ فرمایا اپنی چادر بچھاؤ۔ پس میں نے اسے بچھا دیا۔ پس آپ نے دونوں ہاتھوں سے لپ ڈالی اور فرمایا لپیٹ لو۔ میں نے اسے لپیٹ لیا تو کسی چیز کو نہ بھولا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پیٹھ پیچھے بھی دیکھتے ہیں۔

حدیث ۱۳ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ

مَـا يَـخْـفٰى عَـلَـيَّ خُشُوْعُـكُـمْ وَلَا رُكُوْعُكُـمْ اِنِّى لَارَاكُـمْ مِّـنْ وَّرَآءِ ظَهْـرِىْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کیا یہی دیکھتے ہو کہ میرا قبلہ ادھر ہے خدا کی قسم مجھ پر نہ تمھارا خشوع وخضوع پوشیدہ ہے اور نہ تمھارے رکوع ۔ میں تمھیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں ۔ بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ باب ۲۸۱ص ۲۵۵

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اختیارات ۔

روزہ کا کفارہ معاف فرمادیا۔

حدیث ۱۴ اَنَّ اَبَا هُـرَيْرَةَ قَـالَ بَيْـنَـمَـا نَـحْنُ جُلُوْس" عِنْدَالنَّبِيِّ ﷺ اِذْ جَآءَهُ رَجُل" فَـقَـالَ يَـا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ مَالَكَ قَالَ وَاقَعْتُ عَلٰى امْرَاَتِىْ فَاَنَاصَآئِم" فَـقَـالَ رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ ﷺ هَـلْ تَـجِـدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْـرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا فَقَالَ فَهَلْ تَجِدُاِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْـنَـا نَـحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ اُتِىَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيْهَا تَمْر" وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ قَالَ اَيْـنَ سَـآئِلُ فَقَالَ اَنَا قَالَ خُذْهَافَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ اَعَلٰى اَفْقَرَمِنِّىْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَ اللّٰـهِ مَـا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيْدُالْحَرَّتَيْنِ اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِىْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ.

بخاری جلد اول کتاب الصوم باب ۱۲۱۳ص ۷۳۳۔۷۳۴۔ باب ۱۲۱۴ص ۷۳۵۔۷۳۶۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی حاضر ہوکر عرض گزار ہوا: ۔ یارسول اللہ میں ہلاک ہوگیا۔ فرمایا تمھیں کیا ہوا۔ عرض کی میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمھیں آزاد کرنے کے لئے ایک گردن میسر ہے۔ عرض کی نہیں ۔ فرمایا کی تم دو مہینے کے لگاتار روزے رکھ سکتے ہو۔ عرض گزار ہوانہیں ۔ فرمایا کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو۔ عرض کی نہیں ۔ پس نبی کریم ﷺ کچھ دیر خاموش رہے اور ہم وہیں تھے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک عرق (پیمانہ) پیش

کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔عرق ایک پیمانہ ہے۔فرمایا سائل کہاں ہے۔عرض کی میں ہوں۔فرمایا نہیں لیکر خیرات کردواس نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ) کیا اپنے سے زیادہ غریب پر؟ اللہ کی قسم ان دونوں سنگلاخ میدانوں کے درمیان کوئی گھر والے ایسے نہیں جو میرے گھر والوں سے زیادہ غریب ہوں۔پس نبی کریم ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ پچھلے دانت مبارک نظر آنے لگے پھر فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو کھلادو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دوسری شادی کی اجازت نہ دی۔

حدیث ۱۵ عَنِ الْمِسْوَرِبْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِنَّ بَنِىْ هِشَامَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَاءْذَنُوْا نِىْ اَنْ يُّنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ ابْنَ اَبِى طَالِبٍ فَلَآ اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ اِلَّا اَنْ يُّرِيْدَ ابْنُ اَبِىْ طَالِبٍ اَنْ يُّطَلِّقَ اِبْنَتِىْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا هِىَ بُضْعَةٌ" مِنِّىْ يُرِيْبُنِىْ مَآ اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِىْ مَا اٰذَا هَا هٰكَذَاقَالَ.

بخاری جلد سوم کتاب النکاح باب ۱۳۹ ذَبِّ الرَّجُلِ عَنِ ابْنَتِهِ فِى الْغَيْرَةِ وَالْاِنْصَافِ۔ خلاف غیرت و انصاف بات کا اپنی بیٹی سے دفع کرنا۔ ص ۱۱۷

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر شریف پر فرماتے ہوئے سنا کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت مانگی کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابوطالب کے نکاح میں دے دیں پس میں اجازت نہیں دیتا' پھر کہتا ہوں اجازت نہیں دیتا' پھر کہتا ہوں اجازت نہیں دیتا اگر علی بن ابوطالب بھی یہی چاہتے ہیں تو میری بیٹی کو طلاق دے دیں اوران کی بیٹی سے نکاح کرلیں۔کیونکہ وہ (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) میرے جسم کا ٹکڑا ہے جو بات اسے بری لگے وہ مجھے بھی بری لگتی ہے اور جو چیز اسے تکلیف دے وہ مجھے بھی تکلیف دیتی ہے۔آپ نے اسی طرح فرمایا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا۔

حدیث ۱۶ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُحَرِّمُ مَابَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا

حرَّمَ بِهِ اِبْراهِيْمُ مَكَّةَ۔ بخاری جلد سوم کتاب الدعوات باب ۷۷۳ اَلتَّعَوُّذِ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ۔ لوگوں کے غالب آجانے سے پناہ مانگنا۔ ص ۵۰۶

جب مدینہ منورہ دکھائی دیا تو آپ نے کہا:۔ اے اللہ میں ان دونوں پہاڑیوں کی درمیانی جگہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا۔

زمین اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی ہے۔

حدیث ۱۷ فَقَالَ: اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُجْلِیَکُمْ فَمَنْ وَجَدَ مِنْکُمْ بِمَالِهٖ شَیْئًا فَلْیَبِعْهُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

بخاری جلد سوم کتاب الاکراہ باب ۱۰۳۹ مجبور کا اپنے حقوق وغیرہ فروخت کرنا ص ۷۷۱

پھر (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہودیوں سے) فرمایا جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ بے شک میں تمھیں جلاوطن کرنا چاہتا ہوں پس جس کے پاس کوئی مال ہو وہ بیچ ڈالے اور یہ بات ذہن نشین کر لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

ختم نبوت (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام آخری نبی ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں)

حدیث ۱۸ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قُلْتُ لِابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَاَیْتَ اِبْرَاهِیْمَ ابْنَ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَاتَ صَغِیْرًا وَّلَوْ قُضِیَ اَنْ یَّکُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیٌّ" عَاشَ اِبْنُهٗ وَلٰکِنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

بخاری جلد سوم کتاب الادب باب ۶۶۵ مَنْ سَمّٰی بِاَسْمَآءِ الْاَنْبِیَآءِ۔ جو انبیا کرام کے ناموں پر نام رکھے۔ ص ۴۳۴

اسمٰعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابو اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے

نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دیکھا؟ فرمایا کہ وہ چھوٹی عمر ہی میں وفات پا گئے تھے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہوتا کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو آپ کے صاحبزادے زندہ رہتے لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت رکھے وہ بروز قیامت انہی کے ساتھ ہوگا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کامیابی کی علامت ہے۔

حدیث ۱۹ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا سَالَ النَّبِيَّ ﷺ مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَعْدَدْتَّ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُّ لَهَا مِنْ كَثِيْرِ صَلٰوةٍ وَّ لَا صَوْمٍ وَّلَا صَدَقَةٍ وَّ لٰكِنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ: قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ. بخاری جلد سوم کتاب الادب باب ۶۵۲ عَلَامَةِ حُبِّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. اللہ عزوجل سے محبت رکھنے کی نشانی ص ۴۳۲۔۴۳۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ (ﷺ) قیامت کب قائم ہوگی؟ فرمایا کہ تم نے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ عرض کی میں نے نماز، روزہ اور صدقہ کی کثرت کے ذریعے تو کوئی تیاری نہیں کی لیکن میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے محبت رکھتے ہو۔

فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کا ثبوت

اَلذِّكْرُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ نماز کے بعد ذکر کرنا

حدیث ۲۰ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ بخاری شریف مترجم جلد اول کتاب الصلوۃ باب ۵۴۵ ص ۳۹۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ بلند آواز سے ذکر کرنا جبکہ لوگ فرض نماز سے فارغ ہو جاتے یہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں رائج تھا۔

قبروں پر پھول ڈالنے کا ثبوت۔

حدیث ۲۱ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ بحآئط مِنْ حِیْطَانِ الْمَدِیْنَۃِ اَوْ مَکَّۃَ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَیْنِ یُعَذَّبَانِ فِیْ قُبُوْرِھِمَا فقال النَّبِیُّ ﷺ یُعَذَّبان وما یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰی کَانَ اَحَدُھُمَا لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِہٖ وَکَانَ الْاٰخَرُ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ ثُمَّ دَعَا بَجَرِیْدَۃٍ فَکَسَرَھَا کِسْرَتَیْنِ فَوَضَعَ عَلٰی کُلِّ قَبْرٍ مِّنْھُمَا کِسْرَۃً فَقِیْلَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لِمَ فَعَلْتَ ھٰذَا قَالَ لَعَلَّہٗ اَنْ یُّخَفَّفَ عَنْھُمَا لَمْ تَیْبَسَا بخاری شریف مترجم جلد اول کتاب الوضو باب ۸۵۲ پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا کبیرہ گناہوں سے ص ۱۸۸

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ کے ایک باغ کے پاس سے گزرے تو دو انسانوں کی آوازیں سنی جن کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہیں عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ کے باعث نہیں۔ پھر فرمایا کیوں نہیں۔ ان میں سے ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا دوسرا چغلی کھاتا تھا۔ پھر ایک شاخ لی اور اسے دو حصوں میں تقسیم فرمایا ہر قبر پر ان میں سے ایک ایک حصہ رکھ دیا عرض کی گئی یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا فرمایا جب تک یہ خشک نہ ہوں تو شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے۔

بخاری شریف مترجم جلد اول کتاب الوضو باب ۱۵۴ عذاب قبر میں ذکر الٰہی سے کمی ہونا۔ ص ۱۸۸

بخاری شریف مترجم جلد اول باب الجنائز باب ۸۶۴ قبر پر ٹہنی گاڑنا۔ ص ۵۵۲

بدعت اچھی بھی ہوتی ہے۔

حدیث ۲۲ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِیِّ اَنَّہٗ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ

الْخَطَّابِ لَيْلَةً فِیْ رَمَضَانَ اِلَی الْمَسْجِدِفَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّی الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ وَيُصَلِّی الرَّجُلُ فَيُصَلِّی بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ اَرٰی لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰی قَارِیءٍ وَّاحِدٍ لَكَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰی اُبَیِّ ابْنِ كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَيْلَةً اُخْرٰی وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ

بخاری جلد اول مترجم کتاب الصیام باب ۱۲۵۲ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ ص ۵۶۷

عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان کی ایک رات مسجد کی طرف نکلا تو لوگ متفرق تھے۔ ایک آدمی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور ایک آدمی گروہ کے ساتھ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے خیال میں انہیں ایک قاری کے پیچھے جمع کر دیا جائے تو اچھا ہے پس حضرت ابی بن کعب کے پیچھے سب کو جمع کر دیا گیا۔ پھر میں ایک دوسری رات ان کے ساتھ نکلا اور لوگ اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اچھی بدعت ہے۔ بخاری جلد اول مترجم ص ۵۶۷

مردے سنتے ہیں۔

اَلْمَيِّتُ يَسْمَعُ خَفْقَ النِّعَالِ۔ مردہ جوتوں کی آہٹ سنتا ہے۔

حدیث ۲۳ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَلْعَبْدُ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَتُوُلِّیَ وَذَهَبَ اَصْحَابُهٗ حَتّٰی اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ

بخاری شریف مترجم جلد اول باب ۸۵۰ کتاب الجنائز ص ۵۴۴

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بندے کو جب اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس چل دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ ان کے جوتوں کی آہٹ سن رہا ہوتا ہے۔

حدیث ۲۴ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی اَهْلِ الْقَلِيْبِ فَقَالَ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقِيْلَ لَهٗ اَتَدْعُوْا اَمْوَاتًا

فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَ سْمَعَ مِنْهُمْ وِلٰكِنْ لَّا يُجِيْبُوْنَ

بخاری کتاب الجنائز باب ۸۶۹ ماجاء فی عذاب القبر. ص ۸۸۶

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما نے انہیں بتاتے ہوئے فرمایا نبی کریم ﷺ گڑھے والے کفار کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا جو تمھارے رب نے وعدہ کیا تھا اسے سچا پالیا۔ عرض کی گئی آپ مردوں کو پکارتے ہیں فرمایا تم ان سے زیادہ نہیں سنتے لیکن وہ (ایسا) جواب نہیں دے سکتے (جسے تم سن سکو)[1]

مردے کلام کرتے ہیں۔

كَلَامِ الْمَيِّتِ عَلَى الْجَنَازَةِ میت کا چارپائی پر کلام کرنا

حدیث ۲۵ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيَّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَا حْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِىْ قَدِّمُوْنِىْ فَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا اَيْنَ يَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَىْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ

بخاری شریف مترجم جلد اول کتاب الجنائز باب ۸۷۳ ص ۵۵۹

سعید بن ابوسعید سے وہ اپنے والد سے راوی ' انہوں نے حضرت ابوسعید حذری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنی گردنوں پر اٹھا لیتے ہیں۔ اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے جلدی لے چلو جلدی لے چلو اور اگر نیک نہیں ہے تو کہتا ہے ہائے افسوس کہاں لے کر جارہے ہو۔ اس کی آواز کو انسانوں کے سوا ہر چیز سنتی ہے۔ اگر انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

---

[1] ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ قبر میں میت سے سوال ہوتے ہیں اور وہ جواب دیتا ہے خواہ جواب نفی میں دے یا اثبات میں بہر حال جواب دیتا ہے۔

مردے دیکھتے ہیں۔

اَلْمَيِّتُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ بِا لْغَدَاةِ وَ ا لْعَشِيِّ   میت کو صبح شام اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔

حدیث ۲۶   عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَ الْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

بخاری شریف مترجم جلد اول باب الجنائز باب۸۷۲ ص ۵۵۹

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی مرجائے تو صبح شام اسکو اسکا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے خواہ وہ اہل جنت سے ہو یا اہل جہنم سے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تجھے اٹھائے گا۔

میت کو بوسہ دینا اور انتقال کے بعد بھی 'یا' کہہ کر پکارنا حضور علیہ الصلوۃ والسلام اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سنت ہے۔

حدیث ۲۷   عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى فَرَسِهٖ مِنْ مَّسْكَنِهٖ بِا لسُّنْحِ حَتّٰى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّا سَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَتَيَمَّمَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهٖ ثُمَّ اَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهٗ ثُمَّ بَكٰى فَقَا لَ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ اَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِيْ كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا.   بخاری جلد اول کتاب الجنائز باب ۷۸۶ اَلدُّخُوْلِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ الْمَوْتِ اِذَا اُدْرِجَ فِيْ كَفْنِهٖ مترجم ص۵۱۴

زہری سے روایت ہے کہا ہمیں خبر دی ابوسلمہ نے انہیں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے سُخ والے گھر سے گھوڑے

پر سوار ہو کر آئے، اترے اور مسجد میں داخل ہوئے لوگوں سے بات نہ کی یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ کے پاس پہنچے وہ نبی کریم ﷺ کی زیارت کرنا چاہتے تھے جنہیں یمنی چادر اوڑھائی ہوئی تھی۔ چہرہ مبارک کھولا پھر جھکے اور آپ کو بوسہ دیا، پھر رو پڑے اور کہا یا نبی اللہ (ﷺ) میرے ماں باپ آپ پر قربان اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا جو موت آپ کے لئے لکھی گئی تھی وہ وارد ہو چکی۔

حدیث ۲۸ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی اَبِیْ سَیْفِ الْقَیْنِ کَانَ ظِئْرًا لِّاِبْرٰهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِبْرَاهِیْمَ فَقَبَّلَهٗ وَ شَمَّهٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَیْهِ بَعْدَ ذٰلِکَ وَ اِبْرَاهِیْمُ یَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ یَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰی فَقَالَ ﷺ اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ یَحْزُنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا وَ اِنَّا لِفِرَاقِکَ یَا اِبْرَاهِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ

بخاری جلد اول کتاب الجنائز باب ۸۲۶ ص ۵۳۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ ابو سیف لوہار کے پاس تشریف لے گئے جو حضرت ابراہیم کی دایا کا شوہر تھا رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابراہیم کو لیکر بوسہ دیا اور سونگھا۔ اس کے بعد آپ دوبارہ تشریف لے گئے اور حضرت ابراہیم دم توڑ رہے تھے رسول اللہ ﷺ کی چشمانِ مبارک بہنے لگیں تو حضرت عبدالرحمن بن عوف نے آپ سے کہا یا رسول اللہ (ﷺ) آپ، آپ نے فرمایا اے ابن عوف یہ رحمت ہے۔ پھر دوسری دفعہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک آنکھ بہتی ہے اور دل مغموم ہے اور ہم نہیں کہتے مگر جو ہمارے رب کو راضی کرے اور اے ابراہیم ہم تیری جدائی میں غمگین ہیں۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی امت شرک میں مبتلا نہیں ہوگی۔

حدیث ۲۹ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ یَوْمًا فَصَلّٰی عَلٰی اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَی الْمَیِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّیْ فَرَطٌ لَّکُمْ فَاَنَا شَهِیْدٌ عَلَیْکُمْ

وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ لَاَنْظُرُ عَلٰی حَوْضِیَ الْاٰنَ وَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْمَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ وَلٰکِنْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْھَا۔ بخاری جلد اول کتاب الجنائز باب ۸۵۵ مترجم ص ۵۴۶

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک روز شہداء احد پر نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے جیسے میت پر نماز پڑھی جاتی ہے پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا میں تمھارا پیش رو ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور بے شک اللہ کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور بے شک اللہ کی قسم![1] مجھے تمھارے متعلق خوف نہیں ہے کہ میرے بعد شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے اندیشہ ہے کہ تم دنیا کی محبت میں نہ پھنس جاؤ۔

دن مقرر کرنا بدعت نہیں بلکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی سنت ہے۔

حدیث ۳۰ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَۃِ فِی الْاَیَّامِ۔

بخاری جلد اول کتاب العلم باب ۵۳ مترجم ص ۱۳۲

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم ﷺ نے ہمیں نصیحت (وعظ) کرنے کے لئے دن مقرر فرما رکھے تھے۔

وسیلہ کا ثبوت۔

حدیث ۳۱ عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ کَانَ اِذَا قَحَطُوْا اِسْتَسْقٰی بِالْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ بِنَبِیِّنَا ﷺ فَتَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَیُسْقَوْنَ۔ بخاری جلد دوم کتاب المناقب باب ۳۹۳ ذِکْرُ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حضرت عباس بن عبدالمطلب کا ذکر ص ۴۰۴۔

---

[1] کچھ لوگوں کو اپنے نبی کی قسم پر اعتبار نہیں آج بھی اہلسنت و جماعت کو مشرک کہتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگ قحط سے دوچار ہوئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمیشہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے وہ کہا کرتے تھے اے اللہ ہم تیرے نبی کے وسیلے سے بارش مانگا کرتے تھے اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں پس ہم پر بارش برسا۔ راوی کا بیان ہے کہ بارش ہو جاتی۔

اولیاء اللہ سے دشمنی اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ ہے۔

حدیث ۳۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ مَنْ عَادٰ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَهُ مَسَاءَتَهٗ۔

بخاری جلد سوم کتاب الرقاق باب ۸۴۴ اَلتَّوَاضُعِ تواضع اختیار کرنا۔ ص ۵۵۳۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ کسی شے سے اس قدر نزدیکی حاصل نہیں کرتا جتنا کہ فرائض سے اور میرا بندہ برابر نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے اور اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور اسکا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اسکا پیر بن جاتا ہوں جسکے ساتھ وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں ضرور اسے عطا فرماتا ہوں۔ اگر وہ میری پناہ پکڑے تو میں ضرور اسے پناہ دیتا ہوں اور کسی کام میں مجھے تردد نہیں ہوتا جسکو میں کرتا ہوں مگر مومن کی موت کو برا سمجھنے میں کیونکہ میں اس کے اس برا سمجھنے کو برا سمجھتا ہوں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت کی خوشی میں ابولھب نے ثویبہ کو آزاد کیا تو اللہ رب العزۃ نے اسے بھی نوازا۔

حدیث ۳۳ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْلَهَبٍ اُرِيَهُ بَعْضُ اَهْلِهِ بِشَرِّ حِيْبَةٍ قَالَ لَهُ مَا ذَا لَقِيْتَ قَالَ ابُوْ لَهَبٍ لَمْ اَلْقَ بَعْدَ كُمْ غَيْرَ اَنِّيْ سُقِيْتُ فِيْ هٰذِهٖ بِعَتَاقَتِيْ ثُوَيْبَةَ بخاری جلد سوم کتاب النکاح باب ۵۰ جو عورتیں نسب نے حرام کہیں وہی رضاعت نے حرام کی ہیں۔ ص ۶۹

جب ابولھب مر گیا تو اس کے گھر والوں میں سے کسی نے اسے برے حال میں دیکھا۔ اس نے پوچھا کہ تمھارے ساتھ کیا گزری۔ ابولہب نے جواب دیا تم سے جدا ہوتے ہی سخت عذاب میں پھنس گیا ہوں ماسوا اس کے کہ ثویبہ کو (محمد ﷺ کی ولادت کی خوشی میں) آزاد کرنے کے باعث اس (انگلی) میں سے مجھے پانی پلایا جاتا ہے۔

خلافت راشدہ حق ہے (فضیلتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ)

حدیث ۳۴ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ حَنَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ" بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ وَ خَشِيْتُ اَنْ يَقُوْلَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ اَنْتَ قَالَ مَآ اَنَا اِلَّا رَجُلٌ" مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

بخاری جلد دوم کتاب المناقب باب ۳۸۷ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فضائل ص ۳۸۳

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد محترم (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں میں نے پوچھا پھر کون ہے فرمایا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لینے سے ڈرا۔ میں نے پوچھا پھر آپ ہیں۔ فرمایا میں نہیں بلکہ مسلمانوں میں سے ایک اور شخص ہے۔

حدیث ۳۵ عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُمَا قَالَ کُنَّا فِی زَمَنِ النَّبِیِّ ﷺ لا نَعدِلُ بِابِی بَکرٍ اَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثمَانَ ثُمَّ نَترُکُ اَصحَابَ النَّبِیِّ ﷺ لا نُفَاضِلُ بَینَھُم تَابَعَہُ عَبدُاللّٰہِ عَن عَبدِالعَزِیزِ.

بخاری جلد دوم کتاب المناقب باب ۳۸۹ حضرت عثمان کے مناقب ص ۲۹۵

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں کسی کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر نہیں سمجھتے تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پھر ہم نبی کریم ﷺ کے اصحاب کو ایک دوسرے پر فضلیت دیئے بغیر چھوڑ دیا کرتے تھے۔عبداللہ نے عبدالعزیز سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بلا فصل ہیں۔

حدیث ۳۶ عَن مُحَمَّدِابنِ جُبَیرِ ابنِ مُطعِمٍ عَن اَبِیہِ قَالَ اَتَتِ امرَاَۃٌ النَّبِیَّ ﷺ فَاَمَرَھَا اَن تَرجِعَ اِلَیہِ قَالَت اَرَاَیتَ اِن جِئتُ وَلَم اَجِدکَ کَاَنَّھَا تَقُولُ المَوتَ قَالَ عَلَیہِ السَّلَامُ اَن لَّم تَجِدِینِی فَاْتِی اَبَا بَکرٍ. بخاری جلد دوم کتاب المناقب باب ۳۸۷ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فضائل ص ۲۷۸ جلد سوم کتاب الاعتصام باب ۱۲۲۷ ص ۸۸۳

محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد (جبیر بن مطعمؓ) سے روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایک عورت حاضر ہوئی تو آپ نے اس سے فرمایا کہ پھر کسی روز آنا۔عرض گزار ہوئی کہ اگر میں پھر آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں؟ اس کی مراد وفات سے تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کی خدمت میں حاضر ہو جانا۔

حدیث ۳۷ عَن عَائِشَۃَ اُمِّ المُؤمِنِینَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ فِی مَرَضِہٖ مُرُوا اَبَا بَکرٍ یُصَلِّی بِالنَّاسِ قَالَت عَائِشَۃُ قُلتُ لَہُ اَنَّ اَبَا بَکرٍ اِذَا قَامَ فِی مَقَامِکَ لَم یُسمِعِ النَّاسَ مِنَ البُکَاءِ فَمُر عُمَرَ یُصَلِّی بِالنَّاسِ فَقَالَ مُرُوا اَبَابَکرٍ فَلیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَت عَائِشَۃُ فَقُلتُ لِحَفصَۃَ قُولِی لَہُ اَنَّ اَبَا بَکرٍ اِذَا قَامَ فِی مَقَامِکَ لَم یُسمِع

النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَهْ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ بِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا.

بخاری جلد اول کتاب لاذان باب ۴۶۱ اِذَا بَکَی الْاِمَامُ فِی الصَّلٰوۃِ۔ص ۳۵۰

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض میں فرمایا ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کونماز پڑھائیں میں عرض گزار ہوئی کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ کھڑے ہونگے تو رونے کے باعث لوگوں کوسنا نہیں سکیں گے۔حکم فرمائیں کہ حضرت عمر لوگوں کونماز پڑھائیں فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کونماز پڑھائیں۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہانے فرمایا کہ میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے عرض کرنے کے لئے کہا کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہونگے تو رونے کے سبب لوگوں کوسنا نہیں سکیں گے۔حکم فرمائیں کہ حضرت عمر لوگوں کونماز پڑھائیں۔حضرت حفصہ رضی اللہ عنہانے یہی سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جانے دوتم حضرت یوسف (علیہ الصلوٰۃ والسلام) والی عوتوں کی طرح ہوابوبکر سے کہو کہ لوگوں کونماز پڑھائیں۔حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا مجھے آپ سے بھلائی نہیں پہنچی۔

جوحضرت علی رضی اللہ عنہ کادشمن ہے وہ رسول اللہ ﷺ کادشمن ہے

حدیث ۳۸ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّی وَ اَنَا مِنْکَ.

بخاری جلد دوم کتاب المناقب باب ۳۹۱ حضرت علی کے مناقب ص ۴۰۱

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم مجھ سے ہواور میں تم سے ہوں۔

ایصال ثواب کاثبوت۔

حدیث ۳۹ اَنَّ سَعْدَبْنَ عُبَادَةَ تُوُفِّيَتْ اُمُّهٗ وَهُوَ غَآئِبٌ عَنْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اِنَّ اُمِی تُوُفِّیَتُ وَاَنَا غَآئِب'' عَنھا اَینفَعُھا شَیء'' اِنُ تَصَدَّقتُ بِہٖ عَنھا قَالَ نَعَمُ قَالَ فَاِنِّی اُشھِدُکَ اَنَّ حَائِطِی الُمِخرَافَ صَدَقَۃ'' عَلَیُھَا.

بخاری جلد دوم کتاب الوصایا باب ۴۳ ص ۴۵

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہوگیا اور وہ اس وقت موجود نہ تھے۔ وہ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے یارسول اللہ (ﷺ) میری والدہ کا انتقال ہو چکا اور میں اس وقت موجود نہ تھا اگر میں ان کی طرف سے کوئی خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب پہنچے گا فرمایا ہاں۔ عرض گزار ہوئے پس میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا مخرف نامی باغ انکی طرف سے صدقہ ہے۔

بدترین لوگ ہیں وہ جو کفار کے خلاف نازل ہونے والی آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں۔

حدیث ۴۰ وَکَانَ ابنُ عُمَرَ یَرَاھُمُ شِرَارَ خَلُقِ اللّٰہِ وَقَالَ اِنَّھُمُ انطَلَقُوا اِلٰی اٰیاتٍ نَزَلَتُ فِی الُکُفَّارِ فَجَعَلُوھَا عَلَی الُمُؤمِنِیُنَ.

بخاری جلد سوم کتَابُ اِستِتَابَہِ الُمُرتَدِیُنَ وَالُمُعَانِدِیُنَ. باب ۱۰۳۳ قَتلُ الُخوَارِجِ وَالُمُلُحِدِیُنَ بَعُدَاِقَامَۃِ الُحُجَّۃِ عَلَیُھِمُ. خارجیوں اور ملحدوں کو حجت قائم کرنے کے بعد قتل کر دینا۔ ص ۷۰۹

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ خارجیوں کو بدترین مخلوق سمجھتے تھے اور فرمایا کہ انہوں نے جو آیات کفار کے خلاف نازل ہوئیں انہیں مسلمانوں پر چسپاں کر دیا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ اَعُوذُ بِاللّٰہِ السَّمِیعِ الْعَلِیمِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ اور سورۃ الحشر کی آخری تین آیات پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو شام تک اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں۔ اور اگر اسی دن مر جائے تو شہید ہوگا (یعنی اللہ کے نزدیک شہید کہلائے گا اگرچہ بستر پر مرے) اور جو شخص شام کے وقت اسے پڑھے (اور اسی رات اس کا انتقال ہو جائے) تو اس کا بھی یہی مرتبہ ہے۔

ترمذی شریف مترجم جلد دوم ص ۳۳۸

سورۃ الحشر کی آخری تین آیات .

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۗ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۗ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

درود پاک کی فضیلت

امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک ویرانے میں بدصورت چیز دیکھی، پوچھا تو کون ہے؟ کہا میں تیرا برا عمل ہوں پوچھا تجھ سے نجات پانے کا کیا طریقہ ہے؟ کہا حضور اقدس ﷺ پر درود شریف پڑھنا

مکاشفۃ القلوب ص ۹۷